نیرنگیٔ سیاستِ دوراں

سید محمد کفیل بخاری

پی ٹی آئی حکومت قائم ہوئے ابھی دو ماہ ہوئے ہیں لیکن جس تبدیلی کا نعرہ لگا کر اور عوام کو سبز باغ کا چکمہ دے کر موجودہ سیاسی اشرافیہ اقتدار کے سنگھاسن پر براجمان ہوئی ہے بہت ہی تھوڑے وقت میں اس کی الٹی گنتی شروع ہوگئی ہے۔ وزیر اعظم عمران خان نے اپنے تاریخی دھرنے اور پھر جولائی 2018ء کے انتخابات میں یہ بات مسلسل دہرائی کہ:

’’ہم اقتدار میں آکر لٹیروں سے لوٹی ہوئی دولت واپس لیں گے، ملک کی معیشت کو مضبوط و مستحکم کریں گے اور آئی ایم ایف سے قرضے نہیں لیں گے، سابق حکمرانوں نے ملک کو قرضوں میں جکڑ کر عالمی سرمایہ داروں کے ہاں گروی رکھ دیا ہے، ہمارے ملک کے اپنے اتنے وسائل ہیں کہ ہمیں قرضوں کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی، ہم اپنے وسائل کو استعمال کر کے ملک کو ترقی کی شاہراہ پر گامزن کردیں گے اور ’’نیا پاکستان‘‘ ہوگا‘‘

لیکن دو ماہی حکومت کے نئے پاکستان کا منظر انتہائی بھیانک اور مایوس کن ہے۔ اب نئے پاکستان کے نئے وزیر اعظم فرما رہے ہیں کہ:

’’ملک بدترین معاشی بحران سے دوچار ہے، زرمبادلہ کے ذخائر ختم اور خزانہ خالی ہے، ملک دو مہینے بھی نہیں چل سکتا۔ ہم آئی ایم ایف اور دوست ممالک سے قرضے لیں گے، سابقہ قرضوں کی ادائیگی کے لیے ہمیں مزید قرضوں کی ضرورت ہے اور یہ ہماری مجبوری ہے۔ آنے والے 3 سے 6 ماہ پاکستان کے لیے بہت سخت ہیں‘‘

وزیر اعظم عمران خان جو الزامات سابق حکومتوں کو دیتے رہے اب خود انہی پر عمل پیرا ہیں، کہاں گئی وہ تبدیلی جس کو عنوان بنا کر اور جس کے نعرے لگا کر وہ تختِ اقتدار پر فروکش ہوئے ہیں۔ انہوں نے تو سو دن میں سب کچھ بدلنے کا وعدہ و اعلان کیا تھا اور دو ماہ میں ہی ان کی بس ہوگئی ہے۔ انہوں نے ایک ماہ میں سعودی عرب کے دو مرتبہ دورے کیے اور بالآخر 6 ارب ڈالر کا ’’بھیک پیکج‘‘ لینے میں کامیاب ہوگئے۔ 3 ارب ڈالر نقد اور 3 ارب ڈالر کا ادھار تیل۔ ابھی ملائشیا اور چین کے دورے بھی ہونے ہیں، دیکھتے ہیں وہاں سے کیا خیرات ملتی ہے۔ سی پیک کے حوالے سے پاکستان پہلے ہی چین کا مقروض ہے، چینی سفیر کے مطابق یہ آئندہ 3 سال بعد پاکستان نے ادا کرنا ہے۔ خان صاحب آئی ایم ایف سے بھی قرضہ لیں گے اور وہ اپنی شرائط پر ہی دے گا، جو ہمیشہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت اور ملکی خودمختاری کے خاتمے پر ہی مشتمل ہوتی ہیں۔ معلوم نہیں یہ کونسی معاشی و اقتصادی تھیوری اور حکمت عملی ہے جس پر عمل پیرا ہو کر عمران خان نیا پاکستان یعنی دو منزلہ پاکستان بنانا چاہتے ہیں۔

کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

پی ٹی آئی حکومت نے دو مہینوں میں جتنے غلط فیصلے کیے اور جتنے یوٹرن لیے وہ تاریخی ریکارڈ اور نااہلی و ناپختگی کی بدترین مثال ہے۔ قرضوں کی مخالفت کی، اب کشکول لیے ملکوں ملکوں پھر رہے ہیں۔ آئی ایم ایف سے ملک کو نجات دلانے کا اعلان کیا، اب اسی سے بھیک مانگ رہے ہیں۔ الیکٹیبلز کو لوٹے اور ڈاکو کہا، لیکن سابق آمر پرویز مشرف دور کے سارے لوٹے اور باقیات سیئات اپنی کابینہ میں شامل کر لیے۔ مہنگائی کو ختم کرنے کا وعدہ کیا، لیکن بجلی و گیس اور خورونوش کی بنیادی عوامی ضرورتوں کی قیمتوں میں ہوش ربا اضافے سے غریب عوام کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ ادھر وزیر خزانہ اسد عمر فرماتے ہیں کہ آئندہ تین سال تک ہمیں مہنگائی کی چکی میں پسنا ہوگا۔

ان حالات کے پیش نظر پی ٹی آئی کمپنی کی حکومت زیادہ دیر چلتی نظر نہیں آتی۔

سابق صدر آصف علی زرداری کا کہنا ہے کہ:

''پی ٹی آئی ملک نہیں چلا سکتی، تمام جماعتیں حکومت کے خلاف قرارداد لائیں''

مولانا فضل الرحمٰن روز اول سے اپوزیشن جماعتوں کو متحد و منظم کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں اور اس وقت حکومت کے سخت ترین مخالف ہیں، ان کی کوششیں بارآور ہوتی نظر آ رہی ہیں۔ آصف زرداری، مولانا کے در دولت پر حاضر ہوئے، سابق وزراءاعظم یوسف رضا گیلانی اور نواز شریف احتساب عدالت میں پیشی پر اکٹھے ہوئے اور اب مولانا فضل الرحمٰن نے 31 اکتوبر کو اے پی سی بلانے کا اعلان کر دیا ہے، اپوزیشن کے عزائم اور تیور موجودہ حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد کی چغلی کھا رہے ہیں۔ منظر کچھ ایسا دکھائی دے رہا ہے کہ:

میرے وطن کی سیاست کا حال مت پوچھو
گھری ہوئی ہے ''حکومت'' تماش بینوں میں

وزیر اعظم عمران خان اگر پی ٹی آئی کمپنی حکومت چلانا چاہتے ہیں تو انہیں لڑائی کے محاذ کم کرنے ہوں گے، وہ بیک وقت سیاسی و مذہبی محاذوں پر حملہ آور ہیں۔ پہلے قادیانی عاطف میاں کو اقتصادی کونسل میں شامل کیا پھر شدید عوامی رد عمل پر برطرف کیا۔ سینیٹ میں قانون توہین رسالت پر حملہ کی کوشش کی گئی جس پر جے یو آئی کے سیکریٹری جنرل مولانا عبدالغفور حیدری نے شدید احتجاج کیا اور حکومت کو بیک فٹ پر آنا پڑا۔ اب لمز یونیورسٹی کے طلبا کو چناب نگر کے قادیانی اداروں کا دورہ کرایا گیا اور رواداری کے نام پر مسلمان طلبا کو بے غیرتی کا سبق پڑھایا گیا ہے۔ دینی مدارس کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جا رہا ہے، دینی جماعتوں اور رہنماؤں کے راستے مسدود کیے جا رہے ہیں۔ اگرچہ ان میں سے اکثر اقدامات کے آغاز کی ذمہ داری مسلم لیگ ن کی سابق حکومت پر بھی عائد ہوتی ہے۔ یہ دورِ سابق کے وہ سیاہ کارہائے بد ہیں جو استعماری اور طاغوتی ایجنڈے کی تکمیل کے لیے انہوں نے کیے لیکن عمران خان کو ان کا اعادہ نہیں کرنا چاہیے، ان کے انجام بد کو سامنے رکھیں اور اپنے انجام خیر کی فکر کریں۔

فاعتبروا یآ اولی الابصار! .... رہے نام اللہ کا

41ویں دوروزہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس (11-12 ربیع الاوّل چناب نگر)

عبداللطیف خالد چیمہ

اکابر احرار ہندوستان میں 21۔ اکتوبر 1934ء کو قادیانی مرکز ''قادیان''، ضلع گورداسپور میں فاتحانہ داخل ہوئے تھے، پاکستان بن جانے کے بعد حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ اور تحریک ختم نبوت کے رہنماؤں نے ربوہ میں داخلے کا سوچا، لیکن اللہ تعالیٰ کو اس طرح منظور تھا کہ 1975ء میں ابن امیر شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری رحمتہ اللہ علیہ ربوہ میں ڈگری کالج کے قریب قطعہ زمین حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے جہاں جامع مسجد احرار کا سنگ بنیاد 27۔ فروری 1976ء کو رکھا گیا اور نمازِ جمعہ ادا کی گئی۔ وہ منظر واقعی دیدنی تھا اور اُس کی یادیں کبھی فراموش نہیں کی جاسکتیں، اس مرکز احرار میں حسب سابق امسال بھی 11-12 ربیع الاوّل 1440ھ کو سالانہ ختم نبوت کانفرنس ہوگی جس میں ملک بھر سے مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام، زُعماء عظام خطاب کریں گے، اس ملک گیر اجتماع کے اختتام پر ہر سال دعوتی جلوس بھی نکالا جاتا ہے جو اس مرتبہ بھی اکابر احرار کی قیادت میں نکلے گا اور پھر قادیانیوں کو دعوت اسلام کا فریضہ دہرایا جائے گا، اس مقصد کے لیے احرار کی ماتحت تنظیموں کو قبل ازیں سرکلر کے ذریعے اطلاع ارسال کی جا چکی ہے، جملہ ماتحت اور برادر تنظیموں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنی تیاریاں منظّم انداز میں تیز کردیں اور ختم نبوت کانفرنس کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کے لیے مرکز کی طرف سے ہدایات پر عمل پیرا ہوں۔

قانون تحفظ ناموس رسالت کی تازہ ترین صورتحال!

قانون تحفظ ناموس رسالت مسلسل تختۂ مشق بنا ہوا ہے، اصل مسئلہ عالم کفر کا ہے جو ہر حال میں اس قانون کو ختم کرانا چاہتا ہے، بین الاقوامی این جی اوز شطرنج کا کھیل کھیلتی رہی ہیں اور ہمارے حکمران بمع سیاستدان ''پتلی تماشا'' بنے ہوئے ہیں، ایسا کئی دہائیوں سے مسلسل ہورہا ہے اور ہمیں تو ہر حال میں پہرہ دینا ہے، چوکیداری کا کردار نبھانا ہے تازہ صورت حال نسبتاً اُمید افزاء ہے مگر چوکنے رہنے کی ضرورت ہے، درج ذیل خبر پڑھ کر قدرے اطمینان ہوا، اللہ خیر کرے، حکمران 295۔سی کو کبھی نہ چھیڑ پائیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ یہ خبر روزنامہ ''امت'' کے راولپنڈی ایڈیشن میں 13 اکتوبر 2018ء کو شائع ہوئی۔

''اسلام آباد (اسد اللہ ہاشمی) گستاخانہ مواد کی روک تھام کیلئے حکومت کی جانب سے سینٹ کمیٹی میں پیش کیا جانے والا بل واپس لے لیا گیا۔ قائد ایوان شبلی فراز نے سینٹ سیکرٹریٹ میں درخواست جمع کرادی جس میں کہا گیا ہے کہ بل سابقہ حکومت کا تھا، اس کی موجودہ کابینہ سے منظوری ضروری ہے، مولانا سمیع الحق سے بات چیت کرتے ہوئے وزیراعظم عمران خان نے کہا کہ ناموس رسالت قانون میں تبدیلی کا سوچ بھی نہیں سکتے، مدارس کو یونیورسٹیوں کے برابر لانا چاہتے ہیں جبکہ وزیراعظم نے افغان مہاجرین اور بنگالیوں کو پاکستانی شہریت دینے کے لیے پارلیمنٹ کی کمیٹی بنانے کا حکم دیا ہے۔

تفصیلات کے مطابق گستاخانہ مواد کی روک تھام اور الیکٹرانک کرائم کے تدارک کا ترمیمی بل 19 ستمبر کو ایوان